ریحانۃ الہند

ابوالبراعہ سید المتکلمین علامہ سید ظفر مہدی نقوی گہر جائسی طاب ثراہ

قال امیر المومنین علیہ السلام

''کن فی الفتنة کابن اللبون لا ظهر فیرکب و لا ضرع فیحلب'' ایام فتنہ وفساد میں اس طرح ہو جیسے وہ اونٹ کا بچہ ہوتا ہے جو دو سال اپنی عمر کے ختم کر کے تیسرے سال میں داخل ہوتا ہے اس کی ماں اس مدت میں غالباً دوسرے بچہ کو دودھ پلانے لگتی ہے اسی وجہ سے ماں ''لبون'' اور بچہ ''ابن لبون'' کہا جاتا ہے۔ نہ اس کی پشت ایسی قوی ہوتی ہے کہ سواری کی جائے نہ اس کے تھن ہی ہوتے ہیں تاکہ اس کا دودھ دوہا جائے۔

مراد تجھ کو فتنہ میں بالکل بے تعلق ہونا چاہیے نہ خود اس میں شریک ہو نہ دوسرے کو مدد پہونچا۔

زمانہ فتنۂ خوابیدہ کو جگائے اگر — بدل دے رنگ جہان آسمان بازی گر
ہر ایک سمت عیاں ظلمت جہالت ہو — نزاع کرنے میں لوگوں کی ایک حالت ہو
نہ کوئی صاحب حق ہو نزاع والوں میں — فقط امنگ ریاست کی ہو خیالوں میں
تھا جیسے فتنہ ابن زبیر و عبد ملک — نہ ان میں تھا کوئی راہ صواب کا سالک
یوہیں تھا فتنہ حجاج و ابن اشعث بھی — یوہیں نزاع تھی ضحاک اور مرواں کی
دکھائے حال جہاں یوں اگر کبھی تقدیر — تو اس میں حکم یہ فرماتے ہیں جناب امیرؑ
نہ اپنے نفس کو کرنا شریک اہل جفا — نہ اپنے مال سے کوئی مدد انہیں پہونچا
ہو مثل بچۂ ناقہ نہ تجھ سے کچھ حاصل — نہ وہ سوار کے لائق نہ شیر کے قابل
مگر سمجھ لے کہ صفین و کربلا و جمل — ہر ایک ان میں سے تھی جائگاہ حسن عمل
زمان فتنہ نہ تھی جنگ ان مقاموں کی — ہر اک پہ فرض تھی امداد ان اماموں کی
علیؑ تھے حق کے لئے اور حق برائے علیؑ — حدیث مصطفوی سے یہ مدعا ہے جلی
یوہیں حسین تھے فرمانروا زمانے پر — سر ملک بھی تھا خم ان کے آستانے پر